مولانا عبدالغفار اثر ایم۔اے

قسط (۳)

کیا ظہورِ امام مہدیؑ قریب ہے؟

علاماتِ قیامت میں یہودی قوم چونکہ ایک مرکزی کردار کی حیثیت رکھتی ہے۔ لہٰذا اس اشاعت میں مختصراً اس قوم کے متعلق جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک حدیث اور اسرائیلیوں کے بین الاقوامی طور پر اثر و نفوذ رکھنے کے متعلق چند شواہد پیش کئے جاتے ہیں۔ جس سے اندازہ ہو سکے گا کہ یہودیوں کے ذریعہ پھیلائی ہوئی شرارتوں اور فتنوں کی آگ جب خوب بھڑک اٹھے گی تو بس یہ سمجھ لینا کہ اب انسانیت کی تذلیل، شرافت کے خاتمہ اور دنیا کی تباہی کا وقت آ پہنچا اور مسلمان ان فتن و شرور کے آگے ایسے بے بس ہو جائیں گے کہ مہدی آخرالزمان کے علاوہ اور کوئی مسلمانوں کی راہنمائی نہ کر سکے گا۔

مسلم و مشکوٰۃ، فصل ۱، ذکر دجال کے سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے:

"عن انسؓ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یتبع الدجال من یھود اصفھان سبعون الفا۔۔۔ الحدیث"

"حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اصفہان میں ستر ہزار یہودی دجال کی پیروی اور اس کی اطاعت کریں گے۔"

ہم نے بارہا اس حدیث کو پڑھا اور مذبذب رہے کہ بارِ الٰہا اصفہان تو ایران میں ہے اور ایران ہمارا دوست ہے اور ایک اسلامی ملک بھی، وہاں سے ستر ہزار یہودی کیسے خروج کریں گے؟ اور دجال کی فوج بن کر مسلمانوں سے کیونکر مقابلہ کریں گے؟ ایران کے موجودہ حکمران نے پاکستان کا کئی بار دورہ کیا ہے، ہمارے اولین دوستوں میں اس کا شمار ہوتا ہے ۶۵ء کی جنگ میں اس نے کھل کر ہماری

ہمنوائی بھی کی ہے۔ ہمارے اکثر وزراء و سفراء آئے دن ایران آتے جاتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایران ترکی کی طرح سیٹو کی تنظیم میں ہمارا رفیق بھی ہے، اخبارات کے ذریعہ ابھی حال ہی میں معلوم ہؤا ہے کہ اگلے مہینہ میں پاکستان، ایران، ترکی اور امریکہ کی مشترکہ فوجیں بحرِ ہند میں مل کر دفاعی ملٹری مشقیں کر رہی ہیں، اندریں حالات اصفہان سے یہودیوں کا خروج کچھ عجیب سا معلوم ہوتا ہے۔

اس معمے کو ایک خبر نے حل کر دیا۔ اخبارات سے معلوم ہؤا ہے کہ روس کی مدد سے اصفہان میں ایک عظیم الشان اسلحہ ساز فیکٹری قائم ہو چکی ہے جس میں لوہے کی بھٹیاں اور دیگر بھاری سامانِ دفاع تیار کیا جاتا ہے۔ اس مل میں کئی سال سے کام شروع ہے اور کارکن روس کے یہودیوں پر مشتمل ہیں۔ مزدوروں کی تعداد میں ہر سال معقول اضافہ ہو رہا ہے۔ اس وقت تک پچاس ہزار کے قریب تعداد پہنچ چکی ہے اور یہ سب کے سب یہودی ہیں ـــــ کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس خبر کی صداقت میں اب بھی کچھ شبہ باقی رہ جاتا ہے؟

ویسے بھی سیاسی حالات کے تغیر و تبدل سے دوستی کا دشمنی میں تبدیل ہونا کچھ بعید نہیں ہوتا آج ایران ہمارا دوست ہے کل دشمن بھی ہو سکتا ہے۔ خدا کرے ہمارے خدشات غلط ثابت ہوں لیکن گذشتہ چند ماہ کے حالات اور تغیر پذیر سیاسی مصلحتوں نے ایران اور ہندوستان کے مابین کئی سیاسی تجارتی اور صنعتی معاہدے اور خود شاہِ ایران کا دورۂ ہند اس امر کا غماز ہے کہ ایران کی پاکستان سے دوستی اس قدر مستحکم نہیں کہ ہندوستان کے ساتھ ایران کو روابط استوار کرنے سے باز رکھ سکے۔ اب یہ مقولہ فرسودہ معلوم ہوتا ہے کہ دوست کا دشمن دشمن ہوتا ہے۔ سنا ہے کہ ۶۵ء کی جنگ میں ایران نے پاکستان کے ہوائی جہازوں کو پیٹرول سپلائی کرنے کی بجائے روک رکھا تھا۔ اسی طرح اخبارات میں کئی بار اس امر کا تذکرہ بھی آ چکا ہے کہ "روس اور ہند" کی تخریب پاکستان کی سازشی سکیم میں بلوچستان کا حصہ ایران کو بخش دیا جانا منظور ہو چکا ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایرانی پیٹرولیم کے چشموں کے سوتے پاکستان میں بالخصوص بلوچستان سے گذرتے ہیں اور یہ کہ ایران اپنے ذخائر کی حفاظت کے لئے بھی پاکستان کے کئی حصوں پر نگاہ رکھے ہوئے ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ سب افسانے ہوں لیکن یہ بات ضرور صحیح ہے کہ موجودہ حالات میں سیاست کے مدّ و جزر، اور تغیر و تبدل میں دوستیوں کا کچھ زیادہ اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ اس وقت دنیا کے ہر ملک کو اپنا مفاد مدِّنظر ہے اور موجودہ اقتصادی دوڑ نے بھی تمام علائق کو توڑ کر رکھ دیا ہے۔ ان حالات میں ہم مذہب ہونا نہ کوئی

گارنٹی ہے اور نہ ہی معاہدات اور ہمسائیگی کا کوئی اعتبار کیا جا سکتا ہے۔

اب مختصراً اسرائیلیوں کے بین الاقوامی روابط اور اثرورسوخ کے متعلق چند اشارات کئے جاتے ہیں جس سے واضح طور پر اہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ دنیا بھر کی سیاست میں یہودیوں کا کتنا ہاتھ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کی منشا کے بغیر کوئی حکومت بھی ایسا کوئی اقدام نہیں کر سکتی جس سے یہودیوں کا مفاد مجروح ہو سکتا ہو۔ اس وقت دو ہی بڑی طاقتیں ہیں۔ امریکہ اور روس۔ دونوں اس کے حلقہ میں اس طرح اسیر ہیں کہ وہ اسرائیلیوں کے خلاف ہونا تو خیر بڑی بات ہے، ان کے تعاون کے بغیر اپنی موجودہ پوزیشن تک برقرار نہیں رکھ سکتے جس کے متعلق مختلف شعبہ جات کے اعداد و شمار آئندہ کسی اشاعت میں پیش کئے جائیں گے۔ مختصراً یہ کہ امریکہ کے چوٹی کے سائنسدان جن کی امداد سے امریکہ نے ایٹم بم تیار کیا اور سب سے پہلے چاند تک رسائی حاصل کی، یہودی ہیں۔ امریکہ کی اقتصادیات تو کلیۃً یہودیوں کے زیر اثر ہے۔ نہ صرف یہ کہ امریکہ ان کا مقروض ہے بلکہ تمام اقتصادی، زرعی، تجارتی، صنعتی اور تجارتی معروف اداروں پر یہودیوں کو کنٹرول حاصل ہے۔ اسی لئے حالیہ عرب اسرائیل جنگ میں امریکہ نے لگی لپٹی رکھے بغیر شرم و حیا کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اسرائیل کی امداد کے لئے تمام اسلحہ، فضائی طاقت وقف کر دی اور نئے سے نئے راکٹ بھیج کر دنیائے عرب، کو تباہ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ صدر سادات نے یہ کہتے ہوئے اسرائیل سے جنگ کے خاتمے کا اعلان کر دیا تھا کہ اب ہماری جنگ اسرائیل سے نہیں بلکہ امریکہ سے ہے۔

امریکہ کی خارجہ پالیسی کیسنجر کے ہاتھ میں ہے جو یہودی ہے۔ یہی حال روس کا ہے۔ البتہ وہ منافق کا پارٹ ادا کر رہا ہے۔ جس کی تفصیل کا یہ موقعہ نہیں۔ اقوام متحدہ کے تمام اہم شعبہ جات پر یہودی متمکن ہیں اور لکھو کھہا ڈالر تنخواہیں پا کر بین الاقوامیت کے روپ میں صیہونی اقتدار کے لئے اپنی تمام مساعی بروئے کار لا رہے ہیں۔ اس کا جنرل سیکرٹری بھی یہودی ہے۔ اس کے علاوہ دنیا بھر میں بیشمار خفیہ اور علانیہ تنظیمیں صیہونیت کے لئے کام کر رہی ہیں۔ اور ان کا انداز اور طریق کار نہایت ماڈرن اور سائینٹفک ہے۔ فری میسن کی خفیہ عالمی تنظیم جو دنیا کے ہر ملک میں قائم ہے، مثال کے طور پر پیش کی جا سکتی ہے۔ نیویارک کے مشہور یہودی قانون دان ہنری کلین نے ۱۹۴۸ء میں بعنوان.. "صیہونی ہی دنیا پر حکمران ہیں" ایک مقالہ لکھا تھا جس میں اس نے اقوام عالم پر اپنی بالادستی اعداد و شمار کی روشنی میں واضح کرنے کی کوشش کی تھی۔

(بقیہ بر صـ۲۴)